Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۸ ربیع الاوّل ۱۳۹۸ھ ۱۶ تبلیغ ۱۳۵۷ ہش ۱۶ فروری ۱۹۷۸ء | نمبر ۴۰

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومنوں کو مقامِ توکّل پر نہایت مضبوطی سے قائم کیا جاتا ہے

بے سروسامانی کی حالت میں بھی وہ اپنے مولیٰ کریم پر کامل بھروسہ اور یقین رکھتے ہیں

قرآن مجید کی پیروی کی برکت سے مومنوں کو جو انعامات ملتے ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"ایک مقام توکّل ہے جس پر نہایت مضبوطی سے ان کو قائم کیا جاتا ہے اور ان کے غیر کو وہ چشمۂ صافی ہرگز میسّر نہیں آسکتا بلکہ انہیں کے لئے وہ خوشگوار اور موافق کیا جاتا ہے اور نورِ معرفت ایسا ان کو تھامے رہتا ہے کہ وہ بسا اوقات طرح طرح کی بے سامانی میں ہو کر اور اسبابِ عادیہ سے بکلّی اپنے تئیں دور پا کر پھر بھی ایسی بشاشت اور انشراحِ خاطر سے زندگی بسر کرتے ہیں اور ایسی خوشحالی سے دنوں کو کاٹتے ہیں کہ گویا ان کے پاس ہزارہا خزائن ہیں ان کے چہروں پر تونگری کی تازگی نظر آتی ہے اور صاحبِ دولت ہونے کی مستقل مزاجی دکھائی دیتی ہے اور تنگیوں کی حالت میں بکمال کشادہ دلی اور یقینِ کامل اپنے مولیٰ کریم پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ سیرت ایثار ان کا مشرب ہوتا ہے اور خدمتِ خلق ان کی عادت ہوتی ہے اور کبھی انقباض ان کی حالت میں راہ نہیں پاتا اگرچہ سارا جہان ان کا عیال ہو جائے اور فی الحقیقت خدا تعالیٰ کی ستّاری مستوجبِ شکر ہے جو ہر جگہ ان کی پردہ پوشی کرتی ہے اور قبل اس کے جو کوئی آفت فوق الطاقت نازل ہو ان کو دامنِ عاطفت میں لے لیتی ہے کیونکہ ان کے تمام کاموں کا خدا متولّی ہوتا ہے جیسا کہ اس نے آپ ہی فرمایا ہے وھو یتولّی الصّالحین لیکن دوسروں کو دنیاداروں کے دلآزار اسباب میں چھوڑا جاتا ہے اور وہ خارق عادت سیرت جو خاص ان لوگوں کے ساتھ ظاہر کی جاتی ہے کسی دوسرے کے ساتھ ظاہر نہیں کی جاتی اور یہ خاصہ ان کا صحبت سے بہت جلد ثابت ہو سکتا ہے۔

ازاں جملہ ایک مقام محبّتِ ذاتی کا ہے جس پر قرآن شریف کے کامل متبعین کو قائم کیا جاتا ہے اور ان کے رگ و ریشہ میں اس قدر محبّتِ الٰہیہ تاثیر کر جاتی ہے کہ ان کے وجود کی حقیقت بلکہ ان کی جان کی جان ہو جاتی ہے اور محبوبِ حقیقی کا ایک عجیب طرح کا پیار ان کے دلوں میں جوش مارتا ہے اور ایک خارق عادت اُنس اور شوق ان کے قلوبِ صافیہ پر متولّی ہو جاتا ہے جو غیر سے بکلّی منقطع اور گسستہ کر دیتا ہے۔" (براہین احمدیہ صفحہ ۵۲۳ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۶ ر تبلیغ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

محترم شیخ سلطان علی صاحب نائب تحصیلدار (ریٹائرڈ) محلہ دار الیمن غربی ربوہ عرصہ سے دل کے عارضہ سے بیمار ہیں۔ چند روز سے تکلیف بڑھ گئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

(سلطان احمد پیر کوٹی۔ ربوہ)

اللہ تعالیٰ نے ۱۶ ر صلح (جنوری) بروز سوموار میرے برادرِ حقیقی مکرم مرزا محمد یوسف صاحب نیّر مربی سلسلہ احمدیہ کو پہلا فرزند عطا فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ شفقت نومولود کا نام محمد داؤد تجویز فرمایا ہے۔ نومولود محترم مرزا احمد الدین صاحب چک ایم بی ضلع سرگودھا کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر ریاض احمد صاحب کاہلوں ابن محترم ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب رضی کا نواسہ ہے۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر سے ہمکنار کرے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

مرزا محمد الدین ناز
پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ

لاہور میں جلسہ سیرۃ النبیؐ

۲۰ فروری ۱۹۷۸ء کو صبح دس بجے مسجد دار الذکر گڑھی شاہو لاہور میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہو رہا ہے مرکز سے متعدد علمائے کرام شرکت فرمائیں گے لاہور کے احباب بکثرت اس جلسہ میں شرکت فرمائیں۔

(ملک عبد اللطیف ستکوہی
سیکرٹری اصلاح و ارشاد لاہور)

لازمی چندہ جات کی ادائیگی ماہ بماہ کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد • پرنٹر: سید عبد الحی • مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ • مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
۱۶؍تبلیغ ۱۳۵۷ھش
۱۶؍فروری ۱۹۷۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کا ایک تابناک پہلو

ظلم کے نتیجہ میں مظلوم کو تو انتہائی شدید تکلیف اور اذیت اُٹھانی پڑتی ہی ہے اور بسا اوقات اس تکلیف اور اذیت کا اثر برس ہا برس تک چلتا چلا جاتا ہے اور کبھی کبھی ظلم کے نتیجہ میں اس غریب کو ایسا نقصان بھی پہنچ جاتا ہے کہ بظاہر حالات جس کی تلافی ممکن نہیں ہوتی لیکن دوسری طرف ظالم بھی خود اپنے ظلم کی زد میں آئے بغیر نہیں رہتا۔ اُسے اس دنیا میں بھی اس کی پاداش مل کر رہتی ہے اور اگلے جہان کا عذاب اس پر مستزاد ہوتا ہے۔ پھر اس سے بھی بڑھ کر ظلم کا ایک نقصان یہ ہوتا ہے کہ اس کے نتیجہ میں باہمی محبت و الفت کی بجائے دلوں میں کدورت پیدا ہوتی ہے۔ اور اگر ظلم کا سدِباب نہ کیا جائے تو معاشرہ میں فتنہ و فساد کی طرح پڑتی ہے اور ظلم کا ایک ایسا چکر چلتا ہے جو ختم ہونے میں نہیں آتا۔

ظلم کی اس انتہائی مضرت کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کی شدید مذمت فرما کر اور اس کے نقصانات گنوا کر اور ان پر تفصیل سے روشنی ڈال کر مسلمانوں کو ظلم سے ہر طور مجتنب رہنے کی تاکید فرمائی ہے۔ اس بارہ میں ہم قرآن مجید کی تعلیم اور تفصیلی ہدایات کا گزشتہ دو اداریوں میں ذکر کر چکے ہیں۔ فی الوقت ہم اس امر پر روشنی ڈالنا چاہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس پُر حکمت طریق سے اس بارہ میں قرآنی تعلیم ذہن نشین کرا کر صحابہ کرامؓ سے اس پر عمل کرایا اور اس طرح ظلم کا کلّی طور پر سدِباب کر کے معاشرہ میں امن و سلامتی، صلح و آشتی، محبت و اخوت اور بھائی چارہ کی فضا قائم کر دکھائی۔

آپ نے صرف زبانی تلقین اور وعظ و نصیحت سے ہی کام نہیں لیا بلکہ ظلم کے سدِباب کے سلسلہ میں ایسا حسین اور دل موہ لینے والا نمونہ پیش فرمایا کہ جانی دشمن بھی گرمجوش دوست اور وفا شعار و جاں نثار اعوان و انصار بنے بغیر نہ رہے۔ مکہ میں تیرہ سال تک ہولناک مظالم کا تختۂ مشق بنے رہنے اور مسلمانوں کی ہستی کو کالعدم کرنے کی غرض سے کفارِ مکہ کی طرف سے کی جانے والی جنگوں میں دفاعی طور پر برسرِ پیکار رہنے کے باوجود جب خدا تعالیٰ نے فتح مکہ کے موقع پر آپ کو پورے عرب پر کامل غلبہ و تسلط عطا فرمایا اور کفار کے انسانیت سوز مظالم کا بدلہ چکانے کا وقت آیا تو آپ نے انتہائی مظلوم ہونے کے باوجود کسی قسم کا کوئی بدلہ نہ لیا اور لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ فرما کر خون کے پیاسے تمام جانی دشمنوں کو معاف فرما دیا، اور اس طرح اُن کے دلوں سے دشمنی کے بیج کو ہمیشہ ہمیش کے لئے نکال پھینکا۔ اس کے نتیجہ میں ظلم کا ایسا سدِباب ہوا کہ قوم کے سب افراد باہم شیر و شکر ہو کر بھائی بھائی بن گئے اور امن و سلامتی کی ایسی فضا قائم ہوئی کہ دنیا جس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔

عفو و درگزر اور ظلم کے سدِباب کا یہ تو وہ عدیم النظیر نمونہ ہے جو آپ نے پورے ملک پر غلبہ و تسلط حاصل کرنے کے بعد دکھایا۔ عین اس زمانہ میں جبکہ کفارِ مکہ خون کے پیاسے بنے ہوئے تھے اور مدینہ پر اُن کی طرف لشکر کشی کا سلسلہ جاری تھا ایک دفعہ مکہ میں شدید قحط رونما ہوا اور لوگ درختوں کے پتے اور گوبر اور خون کھا کھا کر گزارہ کرنے پر مجبور ہو گئے۔ مکہ میں غلہ یمامہ سے آ سکتا تھا وہاں کے رئیس ثمامہ بن اثال نے جو مسلمان ہو چکا تھا کفارِ مکہ کی بدسلوکی اور بہیمانہ سلوک پر برہم ہو کر غلّہ کی ترسیل روک دی۔ بالآخر کفارِ مکہ نے ابوسفیان کی سرکردگی میں ایک وفد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روانہ کیا۔ جونہی آپ کو اس امر کا علم ہوا آپ نے ثمامہ بن اثال کو حکم بھیجا کہ وہ غلہ نہ روکے اور فوراً اس کی ترسیل شروع کر دے۔ آپ نے یہ کریمانہ سلوک اُن دشمنوں کے ساتھ کیا جنہوں نے آپ کو اور آپ کے صحابہؓ کو شعب ابی طالب کی گھاٹی میں محصور کر کے قریباً تین سال تک اناج کا ایک دانہ بھی وہاں نہ پہنچنے دیا تھا اور بے بس محصورین درختوں کے پتے کھا کھا کر گزارہ کرتے رہے تھے۔ آپ چاہتے تو کفارِ مکہ کے اس ظلم کا بدلہ چکا سکتے تھے لیکن آپ نے ظلم کا جواب ظلم سے دینا گوارا نہ کیا اور ظلم کا جواب عفو سے دے کر ظلم کے سدِباب کی ایک اور عدیم النظیر مثال قائم کر دکھائی۔

پھر آپ نے اس خیال کے پیشِ نظر کہ آپ کے صحابہؓ میں سے کبھی کوئی کسی وقتی جوش کے ماتحت دوسرے بھائی یا کسی اور کو ظلم کا نشانہ بنانے کی طرف مائل نہ ہو جائے انہیں بار بار تلقین فرمائی کہ وہ قرآنی تعلیم پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ظلم کے قریب بھی نہ پھٹکیں۔ چنانچہ کتب احادیث میں ایسی روایات بکثرت ملتی ہیں جن میں ظلم کی مضرت کو واضح کر کے اس سے مجتنب رہنے کی نہایت پُر اثر انداز میں تلقین کی گئی ہے۔ مثال کے طور پر حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

اِتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔ (مسلم)

یعنی ظلم کرنے سے بچو اور پرہیز کرو کیونکہ قیامت کے دن ظلم کئی تاریکیوں میں بدل جائے گا۔

پھر ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ آپ نے یہ امر ذہن نشین کرانے کے لئے کہ اتلافِ حقوق کے ضمن میں چھوٹے سے چھوٹا ظلم بھی بخشا نہ جائے گا اور اس کی پرسش ہو گی فرمایا:۔

لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ اِلٰٓی اَهْلِهَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ حَتّٰی یُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَآءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَآءِ۔ (مسلم)

یعنی حق تعالیٰ ضرور قیامت کے روز حقداروں کے حقوق ادا کرائے گا یہاں تک کہ بے سینگ کی بکری کے لئے سینگ والی بکری سے (اگر اس نے سینگ مارا ہو) بدلہ اور انتقام لیا جائے گا۔

نیز ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ اس امر کو واضح کرنے کے لئے کہ چھوٹے سے چھوٹے ظلم کی بھی ظلم کرنیوالے کو اگلے جہان میں بہت بڑی سزا بھگتنا پڑے گی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَنْ ظَلَمَ قِیْدَ شِبْرٍ مِنَ الْاَرْضِ طُوِّقَهٗ مِنْ سَبْعِ اَرَضِیْنَ۔ (بخاری و مسلم)

جس شخص نے ایک بالشت کے برابر زمین میں ظلم کیا یعنی ناحق اس پر قبضہ کر لیا تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے سات زمینوں کا طوق پہنائے گا۔

اسی ضمن میں ظلم کے ایک خاص طریق اور اس کی ہولناک سزا کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِیَمِیْنِهٖ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ۔ (مسلم)

جو شخص کسی مسلمان کے حق کو اپنی جھوٹی قسم کے ذریعہ سے حاصل کرے تو اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ کو اس کے لئے واجب کر دیتا ہے اور جنت اس پر حرام کر دی جاتی ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ اس پر ایک شخص نے عرض کیا کہ اگر کوئی شخص دوسرے کی چھوٹی سی چیز اس طرح حاصل کر لے تو بھی اس پر جنت حرام ہو جائے گی؟ آپ نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا اگرچہ پیلو کے درخت کی ایک شاخ اور ٹہنی ہی کیوں نہ ہو یعنی اگر کوئی شخص جھوٹی قسم کھا کر ظلم کی راہ سے اسے ہتھیا لے گا اور اس کے اصل مالک کو اس سے محروم کر دے گا تو بھی اس کے لئے جہنم کی آگ واجب کر دی جائے گی اور جنت اس پر حرام ہو جائے گی۔

یہ چند احادیث بطور نمونہ یہاں درج کی گئی ہیں ورنہ کتب احادیث میں ایسی روایات بکثرت آتی ہیں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علیحدہ علیحدہ ہر نوع کے ظلم کی نشاندہی فرما کر اور اس کی مضرت اور پاداش کو واضح کر کے ہر قسم کے ظلم سے بچنے اور پرہیز کرنے کی بار بار تلقین فرمائی ہے۔ ان مظالم میں اتلافِ حقوق، جسمانی و ذہنی اذیت، مالی و جانی نقصانات نیز لوٹ مار، آتش زنی اور خون ناحق وغیرہ مظالم کی مختلف شکلیں شامل ہیں۔ آپ نے ان مظالم سے بچنے کی تلقین ہی نہیں فرمائی ہے بلکہ ایک حدیث میں تو اس شخص کو جس کے ہاتھ یا زبان سے دوسرے بھائی کو کوئی دُکھ اور اذیت پہنچے اپنے صحیح معنوں کی رُو سے مسلمان ہی تسلیم نہیں کیا ہے۔

پھر آپ نے ظلم کی اُس سزا کا ہی ذکر نہیں فرمایا ہے جو آخرت میں ظالموں کو بھگتنا ہو گی بلکہ اُس عبرتناک انجام کا بھی ذکر فرمایا ہے جس سے بالآخر ظالموں کو اسی دنیا میں دوچار ہونا پڑتا ہے۔ چنانچہ بخاری اور مسلم ہر دو میں حضرت ابوموسیٰؓ کی یہ روایت آتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے تاکہ اس کے ظلم کا پیمانہ لبریز ہو جائے پھر جب اس کو پکڑتا ہے تو چھوڑتا نہیں۔ یہ فرمانے کے بعد حضورؐ نے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی:۔

وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ۝ (ہود آیت ۱۰۳)

ترجمہ:۔ اور تیرے رب کی گرفت جب وہ بستیوں کو اس حالت میں کہ وہ ظلم پر ظلم کر رہی ہوں پکڑتا ہے، ایسی طرح (اتمام حجت کے بعد) ہوتی ہے۔ اُس کی گرفت بڑی ہی دردناک اور سخت ہوتی ہے۔

الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظلم کے سدِباب سے متعلق قرآنی تعلیم کو ذہن نشین کرانے اور مومنوں سے اس پر کما حقہٗ عمل کرانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ ہونے دیا اور پھر اپنے اُسوۂ حسنہ سے اس کو اس درجہ راسخ کیا کہ اس سے انحراف کا امکان ہی باقی نہ رہا۔ یہ اسی کاوش اور خود حضورؐ کی قوتِ قدسیہ کا نتیجہ تھا کہ ایسا حسین اور دل موہ لینے والا معاشرہ وجود میں آیا کہ جو ظلم سے یکسر پاک اور حقیقی امن اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت ہائے احمدیہ جزائر فیجی کا سالانہ جلسہ

- ساڑھے چار لاکھ روپے کے خرچ سے مسجد فضل عمر کے پہلے مرحلہ کی تکمیل
- دارالحکومت کی اہم شاہراہ پر احمدیہ لائبریری اور دارالمطالعہ کا افتتاح
- پریس اور ریڈیو سے جلسہ سالانہ کی خبروں کی وسیع اشاعت،

مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد ایم اے امیر جماعتہائے احمدیہ و مبلغ انچارج جزائر فیجی

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے جزائر فیجی کی احمدی جماعتوں کا دو روزہ سالانہ جلسہ مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ (پاکستان) کی اتباع میں مورخہ ۲۵۔ اور ۲۶ دسمبر ۱۹۷۷ء کو جزائر فیجی کے دارالحکومت سوا (SUVA) کی نہایت اہم شاہراہ RATU MARA ROAD. پر واقع "مسجد فضل عمر" میں حضور انور کے کیبل گرام افتتاحی پیغام کے سنانے کے ساتھ متضرعانہ دعا سے شروع ہو کر ذکر الٰہی، ایمان افروز تقاریر، دعاؤں اور انابت الی اللہ کے روحانی ماحول میں دو دن جاری رہنے کے بعد بخیر و خوبی اور غیر معمولی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک ملک بھر سے احباب جماعت ہوائی جہازوں۔ کاروں اور سپیشل بسوں کے ذریعہ سینکڑوں میلوں کا سفر طے کرتے ہوئے ۵۰۰ کی تعداد میں شامل ہوئے۔

جلسہ میں شریک مہمانوں اور زائرین کے قیام و طعام کے ربوہ کے سالانہ جلسہ کی طرح احباب کے مشورہ سے قبل از وقت انتظامات کئے گئے۔ متعدد احباب، خدام اور بہنوں کی ڈیوٹیاں متعین کی گئیں۔ لنگر خانہ اور جلسہ کے دیگر ضروریات کا تمام انتظام دن رات ربوہ کے سالانہ جلسہ کی طرح نہایت اعلیٰ اور ایمان افروز تھا۔ مقامی پریس اور ریڈیو فیجی نے جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ کی اطلاعات اور خبروں کو نمایاں طور پر شائع اور نشر کیا۔ جس سے ربوہ سے دس ہزار میل کے فاصلہ پر زمین کے کنارہ فیجی اور اس کے ارد گرد جزائر اور ممالک تک سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلیفہ وقت کا نام اور آپ کا مبارک پیغام موثر طریق پر پہنچایا گیا۔ دونوں کے چار روز اجلاسوں کی خاکسار نے صدارت کی برادرم مکرم مولوی سجاد احمد صاحب خالد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ فیجی اور خاکسار کے علاوہ فیجی کے آٹھ اہل علم احباب نے مختلف عناوین پر ایمان افروز تقاریر کیں۔

جلسہ گاہ میں سٹیج کے پیچھے مسجد فضل عمر کی دیوار کے اوپر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خلفاء عظام کی تصاویر، نشانِ احمدیت اور حضور انور کی طرف سے موصولہ کیبل گرام افتتاحی پیغام انگریزی زبان میں جلی حروف میں ایک بورڈ پر لکھوا کر آویزاں کئے گئے تھے تا کہ جماعت کے احباب ہمیشہ انہیں پیش نظر رکھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ الودود کی طرف سے موصولہ افتتاحی پیغام خاکسار نے پڑھ کر سنایا۔ جس کا ترجمہ یہ ہے۔

"اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ سالانہ کو بابرکت کرے متحد رہو اور خلافت کے تقدس کو ہمیشہ ملحوظ رکھو اور اس کی عزت کرو۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دعاؤں سے، عاجزی کی راہوں کو اختیار کرتے ہوئے اور پوری فرمانبرداری اور اطاعت سے حاصل کرو۔

خلیفۃ المسیح الثالث"

جزائر فیجی کے دو روزہ سالانہ جلسہ کے دوران جماعت کی ذیلی تنظیموں مجلس انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے الگ الگ اجلاس بھی منعقد ہوئے جن میں ذیلی تنظیموں کو فعال بنانے کے لئے مولوی سجاد احمد صاحب خالد نے خدام میں اور خاکسار نے انصار میں ضروری ہدایات دیں۔ خاکسار کی صدارت میں انصار اللہ کی تنظیم بھی قائم کی گئی۔

احمدیہ لائبریری کا افتتاح

جماعت احمدیہ فیجی کے سالانہ جلسہ کے موقع پر پندرہ ہزار فیجین ڈالر یعنی پاکستانی روپے کے لحاظ سے ایک لاکھ پچاس ہزار روپے کے خرچ سے تعمیر ہونے والی عظیم احمدیہ لائبریری کا بھی افتتاح کیا گیا۔ جس کی خبر فیجی کے کثیر الاشاعت انگریزی روزنامے "THE FIJI TIMES." نے مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۷۷ء کو جلسہ سالانہ کی تصویر کے ساتھ جن الفاظ میں شائع کی اس کا اردو ترجمہ یہ ہے۔

"مسلمانوں نے ایک نئی لائبریری کا افتتاح کیا

پریذیڈنٹ اور مبلغ انچارج تحریک جدید انجمن احمدیہ اوورسیز مشن فیجی مولانا دین محمد شاہد نے پندرہ ہزار ڈالرز کے خرچ سے تعمیر ہونے والی السلامک لائبریری اور دارالمطالعہ کا افتتاح مشن کے سالانہ جلسہ کے موقع پر سوا میں اتوار کو کیا۔ سالانہ جلسہ مسجد فضل عمر سمابولا میں منعقد ہوا جس میں فیجی بھر سے پانچ صد زائد مسلمان شریک ہوئے۔ مشن کے پریذیڈنٹ مولانا شاہد نے کل تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ احمدیہ تحریک کی بنیاد حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے ۱۸۸۹ء میں ہندوستان میں ڈالی اور آج دنیا بھر میں ایک کروڑ سے زائد احمدی مسلمان پائے جاتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ہیں جو دنیا کی جماعت احمدیہ کے پیشوا ہیں انہوں نے سوا میں نئی لائبریری اور مسجد کے افتتاح کی تقریب کے لئے ایک خاص پیغام بھی ارسال کیا ہے۔"

سالانہ جلسہ کے منعقد ہونے کا اعلان اس سے قبل سوا کے دونوں روزناموں نے نہایت تفصیل سے شائع کیا اور مسلسل چار روز ریڈیو فیجی بھی جلسہ کا تفصیلی اعلان نشر کرتا رہا۔ جلسہ کے اختتام پر ریڈیو فیجی نے اپنے قومی پروگرام میں دو دن جلسہ سالانہ اور احمدیہ لائبریری کے افتتاح کی خبر ہندوستانی انگریزی اور فیجین تینوں زبانوں کی خبروں میں نشر کی اور اسی روز ریڈیو فیجی نے پندرہ منٹ تک خاکسار کا ایک انٹرویو بھی نشر کیا جس سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف فیجی بھر میں بلکہ ارد گرد کے جزائر اور نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا میں بھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام اور آپ کا مبارک پیغام پہنچا۔ اور اس سے جماعت احمدیہ مبائعین خلافت کو غیر معمولی شہرت حاصل ہوئی اور جماعت کا سالانہ جلسہ خدا تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی طور پر کامیاب ہوا جس سے جزائر فیجی کی تمام احمدی جماعتوں اور احباب کو خوشی ہوئی جس سے اُن کے ایمان خلافت حقہ اسلامیہ کی برکت سے بڑھے اور ان کے حوصلے بلند ہوئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

مسجد فضل عمر کے پہلے مرحلہ کی تکمیل

جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ کے موقع پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۷۷ء کو حضور انور خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ الودود کے مبارک پیغام سے ۴۵ ہزار فیجین ڈالر یعنی پاکستانی روپے کے لحاظ سے ساڑھے چار لاکھ روپے بنتے ہیں کے خرچ سے جزائر فیجی کے دارالحکومت سوا میں مسجد فضل عمر کے پہلے مرحلہ کے مکمل ہونے پر مسجد اور احمدیہ لائبریری اور دارالمطالعہ کا افتتاح حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ الودود کے پیغام سنانے کے بعد سینکڑوں احباب اور خواتین کی اجتماعی دعا کے ساتھ خاکسار نے کیا۔ مسجد فضل عمر کے پہلے مرحلے میں احمدیہ لائبریری و دارالمطالعہ، ایک دوکان۔ وسیع DRIVE WAY اور لیکچر ہال اور جماعت کا مرکزی دفتر جس میں نمازیں ادا کی جاتی ہیں۔ اور اس کے اوپر مشنری کوارٹرز کا ایک حصہ۔ یہ تمام عمارات ۳۲×۱۴۳ فٹ کے رقبہ میں تعمیر کی گئی ہیں۔

اس کے بعد مسجد فضل عمر کے دوسرے مرحلہ کی تعمیر کا کام بفضل اللہ و توفیقہٖ جلد شروع کیا جا رہا ہے۔ اس عظیم مسجد کی تعمیر پر ۱۵۰،۰۰۰ فیجین ڈالر یعنی پندرہ لاکھ پاکستانی روپے سے زیادہ کے اخراجات کا اندازہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اگلے سال تک امید ہے مکمل ہو جائے گی۔ و باللہ التوفیق!

یہ مسجد بحر الکاہل کے پورے علاقہ میں سب سے بڑی مسجد ہو گی جہاں سے اس پورے علاقہ میں اسلامی انوار کی موثر اشاعت کا کام سرانجام دیا جائے گا۔

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ الودود نے مسجد فضل عمر کے پہلے مرحلہ کی تکمیل پر اور احمدیہ لائبریری و دارالمطالعہ کے افتتاح کے لئے از راہ احسان جو مبارک پیغام ارسال فرمایا اس کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

"خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالناصر

برادرانِ عزیز! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

مجھے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی ہے کہ آپ مسجد فضل عمر (کے پہلے مرحلہ کی تکمیل پر) اور اس کے ساتھ ملحق لائبریری اور دارالمطالعہ کے افتتاح کی تقریب منعقد کر رہے ہیں۔

اسلام میں مسجد ایک مقدس جگہ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ اللہ تعالیٰ کا گھر کہلاتا ہے اور یہ خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے مخصوص ہے یہ مقدس جگہ لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے کے لئے اور ان کی توجہ کو مذہب کی طرف بلانے کے لئے ہے جو دنیا میں امن اور خوشحالی پیدا کرنے کا واحد ذریعہ اور ضمانت ہے۔ جب یہ صورت حال ہے تو اس مسجد کے دروازے ہر اس شخص کے لئے کھلے رہیں گے جو خدائے واحد و یکتا سے دعا مانگنا اور اس کی عبادت کرنا جس طریق پر چاہے کر سکتا ہے بشرطیکہ:۔

(۱) وہ ان لوگوں کی عبادت میں مخل نہ ہو جنہوں نے اس مسجد کو اپنی دینی ضروریات کے لئے بنایا ہے

(۲) وہ اس مسجد کے قواعد و قوانین کی پابندی کرے جو اس کے ٹرسٹیوں کی طرف سے بنائے گئے ہیں۔

مجھے امید ہے کہ اس طریق سے رواداری کی جو فضا پیدا ہوگی وہ آگے چل کر مختلف طبقوں کے درمیان باہمی نفرت، جھگڑوں اور فسادوں کو دور کر کے ان کے درمیان خیر خواہی اور اچھے تعلقات اور محبت کی فضا پیدا کرنے کا موجب ہوگی۔ مجھے امید ہے وہ دن دور نہیں جبکہ لوگ لڑائی اور فساد کے طریق کو نفرت سے دیکھیں گے اور ایک دوسرے کے ساتھ امن و سلامتی اور محبت سے رہنے کا سبق سیکھ لیں گے۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ان تمام مردوں اور عورتوں کی قربانیوں کو قبول فرمائے جنہوں نے اس مسجد کی تعمیر کے لئے عطایا دیئے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ یہ مسجد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے جلیل القدر متبع حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ظاہر ہونے والی ہدایت اور روشنی کو پھیلانے کا مرکز اور ذریعہ بنے۔

والسلام

آپ کا دلی دوست

مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث

مورخہ ۱۰-۱۱-۷۷"

○

درخواست دعا

خاکسار گزشتہ چند دنوں سے نمی اور انفلوئنزا کے شدید حملہ سے بیمار ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں!

(خورشید بخاری، خوشنویس۔ الفضل ربوہ)

—★—

برٹش مسلم بھائی مسٹر بلال نٹل مرحوم کا ذکرِ خیر

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ و جزائر فیجی

(۲)

پنجابی ماحول

ایک مرتبہ دوسری جنگِ عظیم سے پہلے برادرم مسٹر بلال نٹل صاحب مرحوم کے کسی ضمن میں یہ لکھنے پر کہ لندن احمدیہ مشن میں صرف انڈین یا پنجابی ماحول رہتا ہے اور مبلغین باہم پنجابی میں ہی گفتگو کرتے ہیں، حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے خاکسار کو چند ماہ کے لئے لندن سے باہر ایک خالص انگریز فیملی میں بھجوا دیا۔ اس کی اصل وجہ یہ تھی کہ میں عرب ممالک سے انگلینڈ تبدیل ہونے پر انگریزی زبان سے تقریباً نابلد تھا اور حضور کا منشاء تھا کہ خاکسار جلد سے جلد انگریزی زبان میں کام کرنے کے قابل ہو جائے چنانچہ جس فیملی میں جا کر ٹھہرا وہاں سے قریب ہی حضورؓ کے حکم سے میں نے ایک انگریزی سکول میں بھی داخلہ لے لیا لیکن تین ماہ بعد جب جنگ چھڑ گئی تو مجھے لندن واپس مشن میں آ جانا پڑا۔ یہاں پر پھر برادرم مسٹر نٹل صاحب انگلش زبان میں مہارت کے سلسلہ میں میری مدد کرتے رہے اور انہی کی تجویز پر خاکسار نے حضرت مولانا شمس صاحبؓ کی اجازت سے تبلیغ حق اور انگریزی میں تقریر اور بحث مباحثہ کی مشق کے لئے ہفتہ میں دو تین مرتبہ ہائیڈ پارک لندن میں سٹیج لگا کر تقاریر کا سلسلہ شروع کیا جس کے لئے کرسی میز وغیرہ کا سب انتظام مکرم و محترم میر عبدالسلام صاحب مرحوم کیا کرتے تھے جو خود بھی اچھے عالم دین اور مقرر تھے۔ کیونکہ ان کی رہائش ہائیڈ پارک کے بالکل قریب تھی۔ اس پروگرام میں برادرم مسٹر نٹل مرحوم بھی پورا تعاون کرتے رہے۔ اکثر ہمارے ساتھ ہائیڈ پارک تبلیغ کے لئے جاتے اور اپنے اسلام قبول کرنے اور صداقت اسلام کے دلائل وہاں پبلک کو بڑے مؤثر رنگ میں بتاتے اس طرح یہ تقاریر اور سوال و جواب کا سلسلہ اکثر آدھی رات تک جاری رہتا اور اس تبلیغی تگ و دو میں وہ بہت خوشی محسوس کرتے ہوئے ہمارے ساتھ شریک رہتے۔

حفاظت مرکز کے لئے پیشکش

برادرم نٹل مرحوم کے جماعت اور مبلغین سلسلہ سے اخلاص اور ہمدردی کا یہ عالم تھا کہ ۱۹۳۹ء میں دوسری جنگ عظیم شروع ہو جانے کے بعد وہ اپنے اطمینان کے لئے وقفہ وقفہ بعد مسجد فضل لندن میں فون کر کے احباب جماعت کی خیریت معلوم کیا کرتے۔ اس وقت حالات کی مجبوری کی وجہ سے لندن مشن میں نہ پہلے کی طرح کوئی باورچی، باغبان یا خادم تھا اور نہ ہی مالی لحاظ سے اس کی گنجائش تھی بلکہ ان ہنگامی حالات میں ایسا آدمی ملنا بھی دشوار تھا اس لئے زائرین کی مہمان نوازی اور گھریلو اور باغ وغیرہ کا کام ہمیں خود کرنا ہوتا تھا البتہ جب جنگ اتنی شدید نہ تھی تو عام صفائی اور باغ کا کام وقار عمل کے ذریعہ جماعت کے احباب بھی کر جاتے تھے۔ چونکہ اس وقت وہ ملک اور خصوصاً لندن شہر جنگ کی لپیٹ میں ہونے کی وجہ سے ہر لحظہ خطرات سے دوچار تھا اور اکثر احباب جماعت بھی جنگی کاموں یا اپنی حفاظت کے لئے لندن سے دور باہر جا چکے تھے اس لئے محترم بلال نٹل صاحب لندن مشن اور مسجد میں اس طرح ہمارے اکیلے رہنے پر کچھ مطمئن نہیں تھے اگرچہ ہم بفضل خدا ایسے حالات پر بالکل مطمئن تھے۔ چنانچہ جنگ کے کسی قدر شدت اختیار کر جانے پر انہوں نے ہمارے بارے میں ایک روز بڑے فکر کا اظہار کرتے ہوئے فون پر حضرت مولانا شمس صاحب رضی اللہ عنہ کو یہ تجویز پیش کی کہ ان ہنگامی حالات میں اختتام جنگ تک وہ انہیں بطور ایک رضاکار بھائی کے مشن ہاؤس میں آکر حفاظت مرکز اور خدمت دین کے لئے رہنے کی اجازت دیں۔ وہ محض للہ وفی اللہ جماعت اور مبلغین کی یہ خدمت بجا لائیں گے۔

حضرت مولانا صاحبؓ نے اس کا مجھ سے ذکر کیا اور اس وقت کی جماعت کے سرکردہ ممبر محترم میر عبدالسلام صاحب مرحوم آف سیالکوٹ اور مکرم بابو عبدالعزیز دین صاحب سے بھی مشورہ کر کے دوسرے روز نٹل صاحب کو جواب دیا کہ ہم ان کی خدمات اس شرط پر قبول کریں گے کہ وہ مشن کی طرف سے بطور تبرک کے خواہ تھوڑی ہی سہی کچھ نہ کچھ رقم ہر ہفتہ ضرور قبول کریں۔ مکرم نٹل صاحب نے پہلے تو اس سے انکار کیا بلکہ شکوہ کیا کہ مجھے ثواب سے کیوں محروم کیا جا رہا ہے۔ میرے لئے میری پنشن ہی کافی ہے۔ مجھے کسی مالی مدد کی ضرورت نہیں مگر بعد میں حضرت مولانا صاحبؓ کے سمجھانے اور اصرار پر وہ اس شرط پر مشن میں رہنے کے لئے رضامند ہو گئے اور لندن میں آکر ہمارے ساتھ رہنے لگے گو ان کی عیسائی بہن جنگ کے خطرات کے پیش نظر ان کے لندن آکر رہنے پر رضامند نہ تھیں۔

خدا کے گھر کی خدمت

اس کے بعد پھر میں نے دیکھا کہ مسٹر نٹل صاحب مرحوم نے اپنا وہ حفاظت مرکز اور خدمت دین کا عہد خوب نبھایا اور لندن مرکز کے کسی کام کو بھی عار نہ سمجھا بلکہ بڑی بشاشت، خوشی اور خوش اسلوبی سے کرتے رہے۔ بطور سیکرٹری مشن دفتر کا کام روزانہ کرتے۔ خطوط کے جواب اور مضامین، لیکچر وغیرہ ٹائپ کرتے اور محترم امام صاحبؓ کے ارشاد پر مجھے باقاعدہ انگریزی پڑھانے کے علاوہ مشن ہاؤس کی صفائی اور باغبانی اور مسجد کی ہر طرح دیکھ بھال اور صفائی وغیرہ بھی کرتے۔ نمازوں کے اوقات میں مسجد میں آکر باقاعدہ اذان دیا کرتے جمعہ کے روز خاص اہتمام سے مسجد صاف کر کے ڈیڑھ دو گھنٹے پہلے ہی مسجد کے سب گیس ہیٹر جلا دیتے تاکہ نماز کے وقت تک مسجد گرم اور آرام دہ ہو جائے اور سب سے اہم یہ کہ دن میں تین وقت کا کھانا تیار کرنا بھی انہوں نے اپنے ذمہ لے رکھا تھا جس میں خاکسار بھی ضرورتاً ان کا ہاتھ بٹاتا۔ مہمانوں کی آمد کے موقعہ پر وہ بڑے اہتمام اور سلیقہ سے کھانا تیار کرتے اور اپنے ملک کے دستور کے مطابق میز پر سجا کر بڑی خوشی محسوس کرتے۔ تبلیغی معاملات خصوصاً غیر مسلم زائرین میں بڑی دلچسپی لیتے اور اپنی قوم کے مزاج کے مطابق ان کی خاطر تواضع کرتے اور محترم امام صاحب کو مفید مشورے دیتے رہتے۔

ایک سبق آموز واقعہ

اس دوران مجھے مکرم بلال نٹل صاحب کے ساتھ ایک نہ بھولنے والا واقعہ پیش آیا جو ان کی صاف دلی اور مبلغین سلسلہ سے ان کا تعلق اخوت اور دلی لگاؤ کو ظاہر کرتا ہے۔ خاکسار کی عمر اس وقت صرف ۲۲-۲۳ سال تھی مگر مسٹر نٹل صاحب عمر میں مجھ سے ۳۰ سال بلکہ غالباً اس سے بھی زیادہ ہونے کے باوجود مجھ سے زیادہ مضبوط اور توانا اور جفاکش تھے۔ چونکہ لندن شہر میں اس زمانہ میں میرے ساتھ ایک دو مرتبہ نسلی لحاظ سے بعض افراد کی طرف سے متعصبانہ سلوک ہو چکا تھا۔ اس لئے میری طبیعت میں نہ چاہتے ہوئے بھی بعض دفعہ اپنے وطن پر ظالم قوم کے خلاف اپنی وطنیت کا جذبہ ابھر آتا تھا۔ ہوا یوں کہ ایک روز خاکسار اور مسٹر بلال نٹل مسجد فضل اور مشن ہاؤس کے درمیانی راستہ سے برف کی جمی ہوئی تہیں اکھیڑ اکھیڑ کر صفائی کر رہے تھے۔ وہ دن شدید سردی اور برفباری کے تھے اور اس دن برف کی سی ٹھنڈی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور تیز ہوا چل رہی تھی۔ میرے ہاتھ شدید سردی کی وجہ سے اتنے سُن ہو رہے تھے کہ بیلچہ پکڑنا بھی مشکل تھا۔ اِس وجہ سے مَیں اُس روز زیادہ کام نہ کر سکا۔ مکرم بلال نٹل صاحب تمام راستہ بآسانی صاف کر کے ازراہِ مذاق مجھے کہنے لگے "جب تک ہندوستانی جفاکشی اور مشقت کے عادی نہ ہوں گے اور سردی گرمی سے گھبرانا نہ چھوڑیں گے ہندوستان آزاد نہیں ہوگا"۔ اس پر کچھ لمبی بحث چل پڑی جس کے دوران ایک مرحلے پر یونہی جذبات کی رَو میں خاکسار کے مُنہ سے برٹش رائل فیملی کے متعلق ایک نامناسب فقرہ نکل گیا اِس پر باوجود اُس وقت کی بے تکلفی اور اچھے مذاقانہ موڈ اور ماحول کے مسٹر بلال نٹل یکدم خاموش ہو گئے اور شام تک خاموش ہی رہے۔ بعد نماز مغرب محترم مولانا شمس صاحبؓ کے پاس شکوہ کرتے ہوئے انہیں کہا "ہم لوگ رائل فیملی کے سوا ہر بڑی سے بڑی شخصیت کے خلاف سخت سے سخت بات بھی سُن سکتے ہیں"۔ مَیں نے اصل بات تسلیم کر کے اِس ساری گفتگو کا ماحول اور تفصیل بتائی اور عرض کیا کہ مجھے احساس ہے کہ اُس فقرے سے اُن کے قومی احساسات مجروح ہوئے ہیں وہ جس طرح چاہیں مَیں اس کی تلافی کرنے کے لئے تیار ہوں۔ ویسے وہ زمانہ اور تھا آجکل خود انگریز اور ان کا پریس رائل فیملی پر بُری طرح تنقید کرتا ہے۔ محترم شمس صاحبؓ نے فرمایا کہ مَیں انہیں ہر قیمت پر راضی کروں اور تحریری طور پر معذرت کروں۔ چنانچہ مَیں نے اسی وقت مسٹر نٹل صاحب کے نام رقعہ لکھا کہ "یہ محض ایک Slip of Tongue تھی جس کا مجھے بہت افسوس ہے۔ مَیں نے آپ کے جذبات کو ٹھیس لگائی۔ مَیں تہ دل سے معذرت کرتا ہوں"۔ مَیں یہ رقعہ اُن کے کمرے میں پہنچا کر سردی کی وجہ سے پاس ہی سنٹرل ہیٹر کے پاس قریب کھڑا تھا کہ اچانک وہ روتے ہوئے کمرے سے نمودار ہوئے اور ایک چیخ سی مار کر بڑے پیار سے مجھ سے بغلگیر ہو گئے اور دیر تک مجھ سے جُدا نہ ہوئے۔ پھر اپنی طرف سے معذرت کر کے کہنے لگے "مسٹر صدیقی! مجھے عمر بھر کسی کی محبت نہیں ملی نہ کسی نے مجھے چاہا اس لئے مَیں بڑا جذباتی سا انسان ہو گیا ہوں مگر جونہی تھوڑا سا بھی کوئی میری طرف جھکے اور اُنس کا اظہار کرے تو میرا دل چاہتا ہے کہ اُس پہ جان دے دوں۔ مَیں نے آپ کی بات کچھ زیادہ ہی محسوس کر لی اور آپ کو بھی پریشان کیا ورنہ مجھے یقین ہے کہ آپ کی نیت مجھے تکلیف پہنچانا نہیں تھی۔ اس طرح مکرم نٹل صاحب نے بڑی حکمت سے یہ معاملہ ختم کر دیا اور میری عزت بھی رکھ لی۔ الحمد للہ کہ اس طرح یہ بات ختم ہو گئی اور ہم پھر باہم جذبۂ اخوت میں ایک دوسرے سے شیر و شکر ہو کر تعاونوا علی البر والتقویٰ پر عمل کرنے لگے کسی نے کہا ہے کہ:-

"پرندے اپنے پنجوں کے ذریعہ پکڑے جاتے ہیں یعنی جال میں پھنستے ہیں اور انسان اپنی زبان کے ذریعہ پکڑے جاتے ہیں"۔

ہزاروں ہزار درود و سلام ہوں اُس سید ولدِ آدم اور سید الابرار صلی اللہ علیہ وسلم پر جس نے فرمایا کہ جو اپنی زبان پر کنٹرول رکھنے کا ضامن ہوگا مَیں اُس کو جنت دلانے کا ذمہ لیتا ہوں۔

مَیں نے اُس وقت بھی استغفار اور سجدۂ شکر ادا کیا تھا کہ الحمد للہ میں ایک مسلم بھائی کے ابتلاء کا موجب ہونے سے بچ گیا اور اب بھی جب یہ واقعہ یاد آتا ہے تو جوانی کی اِس حماقت پر نادم ہوتا اور استغفار کرتا ہوں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم مسٹر بلال نٹل مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں رکھے اور مغفرتِ خاص عطا فرمائے۔ آمین ؎

بازیافت بٹوا

ایک عدد بٹوا (پرس) ڈاکخانہ ربوہ کے پاس سے گرا پڑا ملا ہے جس میں کچھ نقدی ہے جس صاحب کا ہو نشانی بتا کر مجھ سے لے لیں۔ (ظریف احمد خاں کلثوم مارکیٹ ربوہ)

درخواست دعاء

مکرم برادرم شیخ بشیر احمد صاحب اکونٹنٹ راولپنڈی کی بائیں آنکھ میں موتیا کا اپریشن ہو رہا ہے۔ احباب کرام سے اپریشن کی کامیابی اور جلد صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (چوہدری نذیر سیالکوٹی ڈپٹی اسسٹنٹ سی۔ ایم۔ اے راولپنڈی)

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۴۴۹

میں حاکم بی بی بیوہ محمد رمضان مرحوم قوم آرائیں پیشہ زمینداری عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۲۵ء ساکن چک ۳/۹۔ بی ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر ۳۲/- روپے خاوند سے لیکر خرچ چکی ہوں

۲۔ سونا ½ تولہ -/--- ا روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامتہ حاکم بی بی

گواہ شد۔ قریشی مبارک احمد
مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ پاکپتن

گواہ شد۔ نور محمد ولد محمد رمضان
چک ۳/۹۔ بی براستہ پاکپتن ضلع ساہیوال

مسل نمبر ۲۳۴۵۰

میں حسین بی بی بیوہ چوہدری علی محمد جٹ قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن گوٹھ علی محمد ضلع خیرپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر خاوند سے وصول ہو چکا ہے
۳۲/- روپے
ایک تولہ سونا مالیتی ۶۰۰/- روپے
نقد ۳۷۸۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامتہ حسین بی بی
بیوہ علی محمد صاحب جٹ

گواہ شد۔ نذیر احمد خادم
وصیت ۱۹۴۶۵ قائد مجلس خدام الاحمدیہ
ضلع خیرپور

گواہ شد۔ چوہدری غلام احمد
صدر جماعت احمدیہ گوٹھ علی محمد

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

محدود تعداد میں تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد سوم۔ مجلّہ۔ سیکیپی دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں موجود ہیں۔ الازہار لذوات الخمار۔ تاریخ لجنہ جلد اول، تاریخ لجنہ جلد دوم بالکل ختم ہو چکی ہے۔ بہنیں پہلے توجہ نہیں دیتیں پھر جب کتابیں ختم ہو جاتی ہیں تو لکھتی ہیں کہ کہیں سے مہیا کر کے دیں۔ بہت کم نسخے تاریخ لجنہ جلد سوم کے رہ گئے ہیں۔ جن کے پاس نہیں ہے وہ منگوا لیں۔ قیمت پندرہ روپے اور مجلّہ و لجنہ سیکیپی کی دس دس روپے ہے۔

نیز ناصرات کے امتحان کے لئے "ہمارا رسولؐ" کتاب بھی دفتر میں پہنچ گئی ہے جن کو ضرورت ہے وہ منگوا لیں۔ قیمت ۲۵ پیسے ہے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت ضروری اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۱۲ ربیع الاول مطابق ۲۰ر فروری کو انشاء اللہ تعالیٰ تمام جماعت ہائے احمدیہ شایانِ شان طریقے پر حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ بیان کرنے کے لئے جلسے منعقد کریں گی۔ امسال جو مضامین سیرتِ طیبہ کے لئے تجویز کئے گئے ہیں وہ درج ذیل ہیں:۔

(۱) حضرت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا بلند مقام۔

(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور فریضۂ تبلیغ۔

(۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلی زندگی۔

(۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور رواداری۔

تمام جماعتیں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رپورٹیں نظارت اصلاح وارشاد کو بھجوائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

امتحان لجنہ اماء اللہ

ممبرات لجنہ اماء اللہ کا سالِ رواں کا امتحان جون کے آخری جمعہ کو ہوگا، انشاء اللہ۔ تینوں معیاروں کا نصاب یہ ہے:۔

نصاب امتحان معیار اوّل:۔

۱۔ قرآن کریم پارہ نمبر ۲۳ مع ترجمہ اور تفسیر از تفسیر صغیر۔

۲۔ آئینہ کمالاتِ اسلام بقیہ نصف حصّہ

۳۔ حفظِ قرآن۔ پارہ عمّ کی پہلی دو سورتیں نباء اور نازعات مع ترجمہ حفظ کرنی۔

۴۔ درثمین کی درج ذیل نظمیں زبانی یاد کرنی ہوں گی

(۱) عنوان "قرآن کا بے نظیر ہونا"۔ نظم کا پہلا مصرعہ

"جمال و حُسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے"

(۲) عنوان "اوصافِ قرآن کریم"

"نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلا نکلا"

نصاب امتحان معیار دوم:۔

۱۔ قرآن کریم پارہ نمبر ۲۳ مع ترجمہ

۲۔ کتاب لیکچر لاہور از حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

۳۔ حفظِ قرآن۔ پارہ الٓمّ کی ابتدائی ۳۰ آیات مع ترجمہ حفظ کرنی۔

۴۔ درّثمین کی نظم بعنوان "شانِ اسلام"

پہلا مصرعہ "ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے"

اِس نظم کے بقیہ اشعار زبانی یاد کرنے ہوں گے جبکہ گذشتہ سال اِسی نظم کے ابتدائی ۲۰ اشعار نصاب میں شامل تھے۔

نصاب امتحان معیار سوم:۔

۱۔ قرآن کریم:۔ پارہ نمبر ۶ باترجمہ

۲۔ کتاب:۔ لیکچر سیالکوٹ

۳۔ حفظِ قرآن:۔ پہلے پارہ کے ابتدائی دو رکوع مع ترجمہ حفظ کریں۔

۴۔ درّثمین کی نظم "شانِ اسلام" جس کا پہلا مصرعہ ہے

"ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے"

اس کے بقیہ اشعار زبانی یاد کریں جبکہ اسی نظم کے پہلے ۱۵ اشعار نصاب میں شامل تھے۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواستِ دُعا

میرے خالو ملک محمد نذیر صاحب آف فیصل آباد گُردوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں اور سات روز سے سول ہسپتال فیصل آباد میں داخل ہیں۔ ابھی تک حالت تشویشناک ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔

(ملک وسیم احمد محلہ دار الرحمت شرقی ب ربوہ)

ضروری اِعلان

مہمان خانہ مستورات کی بنیاد میں ۔/۳۰۰ روپے یا اس سے زائد چندہ ادا کرنے والی بہنوں کے نام بطور یادگار و دعا تعمیر شدہ مہمان خانہ کے دفتر میں کندہ کروائے جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ لہذا جو بہنیں استطاعت رکھتے ہوئے تاحال حصّہ نہیں لے سکیں یا جن کا چندہ مقررہ رقم سے کم ہو وہ اب بھجوا دیں تاکہ ان کے نام کندہ کروا دئے جائیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اعلانِ نکاح

میری بھتیجی سیدہ عطیہ یاسمین احمد بنت سید مبشرات احمد صاحب مینیجر زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان ساہیوال کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۹ر دسمبر ۱۹۷۷ء بعد نماز ظہر و عصر مسجد مبارک ربوہ میں بعوض مبلغ پچیس ۲۵ ہزار روپے حق مہر ہمراہ عزیزم مکرم ملک بشیر الدین صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ پسر مکرم ڈاکٹر لال دین صاحب پڑھا۔ عزیزہ موصوفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی الحاج حافظ ڈاکٹر سید شفیع احمد میر محقق دہلوی مرحوم اور بیگم شفیع صاحبہ مرحومہ مدیرہ ہفت روزہ دستکاری لاہور کی پوتی اور محترم مرزا مولا بخش صاحب مرحوم آف لاہور کی نواسی ہے۔

تمام احمدی بھائی بہنوں کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت، کامیاب اور مثمر ثمراتِ حسنہ کا باعث بنائے۔ عزیزم مذکور برائے اعلیٰ تعلیم عازم سفرِ انگلستان ہو رہا ہے جبکہ عزیزہ پہلے ہی وہاں موجود ہے۔ احباب سفر کے بابرکت و بامراد ہونے کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

(سیدہ نسیم سعید ایم۔ اے گولڈ میڈلسٹ۔ اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ گرلز کالج لاہور)

ولادت

(۱) مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب بھیرو چیچی نزد کنری تھرپارکر کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے نو بچیوں کے بعد پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب آف بھیرو چیچی کا پوتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ بچہ اپنے والدین کے لئے قرۃ العین ثابت ہو اور اللہ تعالیٰ اسے کامیاب و کامران صحت والی دراز عمر عطا فرمائے۔ (محمد اشرف ناصر شاہد۔ مربّی سلسلہ احمدیہ حیدر آباد)

(۲) میرے بھائی منیر احمد صاحب بھٹی کارکن دفتر الفضل کو بتاریخ ۲۰ر جنوری ۱۹۷۸ء بروز جمعہ اللہ تعالیٰ نے دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بچے کا نام کرامت اللہ تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم نصیر احمد صاحب بھٹی آف گوجرانوالہ کا پوتا اور مکرم نیاز احمد صاحب عارف آف بیگووال ضلع راولپنڈی کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور اسے نیک خادم دین اور والدین کے لئے قُرۃ العین بنائے۔

(ناصرہ ضیاء۔ بیگووال ضلع راولپنڈی)

تشخیص وعلاج کے لئے
آپ کا اپنا دواخانہ
صدر دواخانہ
بالمقابل ایوانِ محمود۔ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴